



ہمارے ساتھ شامل ہونے اور
ہماری پیروی کرنے کے لئے
اسکین کریں (واٹس ایپ چینل)



(WUZOO KE FARAIZ)

[[[[]]]]

ہر مسلمان پر وجیب ہائی کہ اگر اسے یاد ہو تو (ابتداء-)
(ی-وزو میں ("بسملہ" پڑھ { 2. }



{1}= *Lughawi wazahat:*

لفظ-ی-"وزو" وو کے ضماع کے ساتھ ہو تو مصدر ہائی
جس کا مانا "وزو کرنا" ہائی،

اور "وزو" وو کے فاتح کے ساتھ ہو تو ایسے پانی کے لیے
بولا جاتا ہائی جس سے "وزو" کیا جاتا ہائی،

اور اگر وو کے کسرہ کے ساتھ ہو یانی "ویزو" تو اس برتن
کو کہتے ہیں جس سے "وزو" کیا جاتا ہائی.

اسل میں لفظ-ی-وزو "وضاءة" سے مخوز ہائی جس کا
مانا خوبصورتی-و-نضافت ہائی، اور نماز کے وزو پر یہ
لفظ ایسی لیے بولا جاتا ہائی کیونکہ یہ وزو کرنے والے کو
صاف اور خوبصورت بنا دیتا ہائی.

Sharayi Taareef:

جسم کے مخصوص اعضاء کو دھونا اور ملنا (1).



Mashro'eyiat:

وزو نماز کے لیے شارٹ ہائی

:جیسا کہ مندرجہ ذیل دلائل سے یہ باط صابط ہوتی ہائی

(1) یاعاء العاعی

(سورہ مائدہ ، باپ نمبر 6)

آئے عمان والو ! جب تم نماز کے لیے جانے کا ارادہ کارو تو "
اپنے چہرے اور ہاتھوں کو کوہنیوں تک دھو لو اور اپنے
سروں کا مسہ کارو اور اپنے قداموں کو ٹخنوں تک دھو لو
"



سیدنا ابو حریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہائی کہ (2)
:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"اللہ تم میں سے کسی کی نماز قبول نہیں کرتا اگر وہ اس
وقت تک بات کرے جب تک کہ وہ وضو نہ کر لے۔"
بیشک اللہ ت'علا ٹم میں سے بے'وزو شخص کی نماز "
قبول نہی فرماتے یہاں تک کہ وہ وضو کر لے "(2)

ایک روایت میں ہائی کہ (3):

"شفافیت ایمان کا حصہ ہے"
وزو نفس ایمان ہے " (3)

محققین کے نزدیک وزو مدینا میں فرض کیا گیا کیونکہ
اس کے خلاف کوئی ناس موجود نہی، اور یہ اس امت کی
خصوصیت میں سے نہی ہائی، بالاکہ اس کی خصوصیت
میں سے " غرة و تحجیل " (اعضاء-ی-وزو کی چمک ہی
ہائی) (4)



لیکن نواب صدیقی حسن خان (رحمہ اللہ) بیان کرتے
ہیں کہ (وزو کو) حجرات سے ایک سال پہلے نماز کے
ساتھ ہی فرض کر دیا گیا تھا، اور یہ بقیہ امتوں کی
نسبت اس امت کی خصوصیت میں شامل ہائی۔ (5)

شیخ واحبہ زوہیلی (رحمہ اللہ) نے بھی مکہ ہی میں
وزو کی مشرو'ایت کا ذکر کیا ہائی۔ (6)

(1) الكاموس المحيط صفحہ نمبر: 53۔

النهاية 5 / 159.

السيحہ 1 / 81.

(2) صحيح البخاري حديث نمبر: 135

کتاب الوزو۔

صحیح المسلم حدیث نمبر: 330

(3) صحیح:

صحیح ترمذی حدیث نمبر: 2791

کتاب الدعوة۔

سنن ترمذی حدیث نمبر: 3517

(4) سبحان السلام 1 / 74.

(5) روضہ الندیہ 1 / 117.

فقہ الاسلامی و عادل اللہ 1/360 (6)

ہر مکلف پر وجیب ہائی کے اگر اسے یاد ہو تو (ابتدائی و دو
میں) بسملہ پڑھے

Hadees e Nabawi hai ke (saw):

"ان لوگوں کے لیے وضو نہیں جو اس پر اللہ کا نام نہیں
لیتے۔"

جو شخص وزو کرتے وقت بسملہ نہی پڑتا اس کا وزو "
نہی ہوتا .

یہ حدیث مندرجہ ذیل صحابہ سے مروی ہائی:

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (1)



(2) سیدنا ابو سعید خدری (2)

(3) سیدنا سعید بن زید (3)

(4) سیدہ عائشہ (4)

(5) سیدنا سہل ابن سعد (5)

(6) سیدنا ابو صبورہ (6)

(7) سیدہ ام صبورہ (7)

(8) سیدنا علی (8)

حضرت انس رضی اللہ عنہ (9) (9)

(اللہ تعالیٰ ان سب پر راضی ہو جائے)۔

اس حدیث کی صحت کے موطا'اللیق علماء کی رائے:



(ابن حجر) (اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے)

ظاہر یہ ہی باط ہائی کہ اہادیت کے مجموعہ 'اح سے قوت پیدا ہو جاتی ہائی جو اس باط کی دلیل ہائی کہ اس کی کوئی نا کوئی اسل ضرور موجود ہائی۔ (10)

شیخ عبدالرحمن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ

ایسی کے قائل ہیں (11)

(امام شوکانی)

یہ حدیث صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے مروی ہائی اور یہ اسناد ایک دوسرے کو قوی-و-مضبوت کر دیتی ہیں (جس کی بینا پر) ان سے حجت لینا درست ہائی۔ (12)



امام ابو بکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ

ہمارے لیے یہ باط صابط ہائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ی فرمایا ہائی (یانی گزشتہ حدیث) (13.)

امام ابن کثیر رحمہ اللہ

"ال-ارشاد" میں رقم-ی-طراز ہیں کہ اس کی اسناد ایک دوسرے کو مضبوط کر دیتی ہیں اور یہ حدیث حسن یا صحیح ہائی (14)

(نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ)

اس میں شک کی گنجائش نہی ہائی کہ یہ تمام اسناد قبیل-ی-حجت ہیں, بالاکہ مجرد پہلی حدیث ہی قبیل-ی-حجت ہائی کیونکہ وہ حسن ہائی.(15)

سید صادق رحمۃ اللہ علیہ



وزو کے لیے بسملہ پڑھنے کے موطا'اللیق چند ز'ایف روایات وارد ہوئی ہیں، لیکن ان کا مجموعہ'اح انہیں تقویت پہنچاتا ہائی جو اس باط کی دلیل ہائی کہ اس کی کوئی اسل بہار-ی-حال موجود ہائی۔(16)

ابن قیم رحمہ اللہ

وزو کرتے وقت بسملہ پڑھنے کی اہادیت حسن درجہء کی ہیں۔(17)

نیز موصوف ایک اور جگہ رقم-ی-طراز ہیں کہ وزو کرتے وقت اذکار کی تمام اہادیت کذب-و-افتراء ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کچ نہیں فرمایا

اور نا ہی اپنی امت کو سکھایا، اور نا ہی اپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صابط ہائی، سوا-ی-ابتداء-ی-وزو میں بسملہ پڑھنے کے۔(18)

احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ



حدیث اسلامیہ کے سند حسن۔ (19)

امام منزری رحمۃ اللہ علیہ

اس مس'الائی میں اہادیت تو بوہوٹ زیادہ ہیں, لیکن ان میں سے کوئی بھی مقال سے خالی نہی ہائی

لیکن کسرت-ی-اسناد کی وجہ سے ایک دوسرے کو مضبوط کر دیتی ہیں اور ان میں قوت پیدا ہو جاتی ہائی. (20)

(ابن صلاح ابو عمار رحمۃ اللہ علیہ)

اہادیت کے مجموع'اح کی وجہ سے یہ حدیث حسن صابط ہو جاتی ہائی, واللہ عالم (21)

حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ



(اس مس'الائی میں بہترین چیز سیدنا سعید ابن-ی-زید
رضی اللہ عنہ) سے مروی روایت ہائی۔ (یانی مذکورہ
حدیث)۔22)

علامہ البنی رحمہ اللہ

اس مس'الائی میں صوب سے زیادہ قوی حدیث وہ ہائی
جسے سیدنا ابو حریرہ (رضی اللہ عنہ) نے روایت کیا
ہائی)۔23)

حضرت صباحی حسن حلق رحمہ اللہ

یہ حدیث حسن ہے۔24)

اسحاق بن راہوی رحمہ اللہ



اس مس'الائی میں کثیر ابن-ی-زید (رحمہ اللہ) کی
حدیث (یانی مذکورہ حدیث) صوب سے زیادہ صحیح
ہائی۔(25)

جب یہ باط صابط ہو چکی ہائی کہ کم از کم یہ حدیث
حسن بہار-ی-حال ضرور ہائی تو یہ یاد رہے کہ حسن
حدیث محدثین کے نزدیک قبیل-ی-حجت-و-قبیل-ی-
عمل ہائی۔(26)

مذاحب-ی-فقہہ

امام ابو حنیفہ (رحمہ اللہ) سے ایک روایت یہ ہائی کہ
یہ مستحب بھی نہی ہائی

اور امام مالک (رحمہ اللہ) سے 2 روایات منقول ہیں



ایک روایت یہ ہائی کہ بسملہ پڑھنا بید'ات ہائی

اور دوسری روایت جواز کی ہائی، یانی نا تو اس کے پڑھنے
میں کوئی فضیلت ہائی اور نا ہی ایسے تارک کرنے میں
کوئی کراہٹ ہائی۔(27)

جمہور فقہہ کے نزدیک بسملہ پڑھنا مشروع'یو ہائی لیکن
انہوں نے اس کے شرعی حکم میں اختلاف کیا ہائی:

یہ ایک رکن کی شرط ہے (1)

عبدالرحمان مبارکپوری اور شاہ والی-اللہ محدث دہلوی
(رحمہما اللہ) ایسی کے قائل ہیں۔(28)



مطلقان وجیب ہائی۔ یانی جس نے ایسے چھوڑ دیا اس (2) کا وزو صحیح نہی ہوگا، خواہ وہ اسے امدن چھوڑے یا سہوان،

اور بسملہ کا حکم نسیاں کی وجہ سے رفع نہی ہوگا،

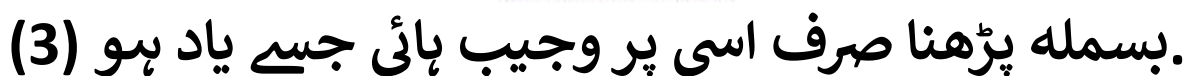
کیونکہ جو چیز نسیاں کی وجہ سے رفع ہو جاتی ہائی وہ گنہ ہائی،

لیکن جو شخص وزو یا نماز سے کوئی شارٹ یا رکن بھول کر چھوڑ ڈے تو اسے بہار-ی-حال بجا لانا ضروری ہائی، مگر یہ کہ جس کے موطا'اللیق کوئی خاص دلیل ہو،

جیسا کہ حالت-ی-روضہ میں خانہ یا بھول کر نماز میں کلام کرنا۔

یہ امام احمد (رحمہ اللہ) سے ایک روایت میں مروی ہائی،

نیز اہل-ی-ظاہر اور امام شوکانی (رحمہ اللہ) کا یہ ہی مذہب ہائی۔(29)



یہ "حادیویہ" کا مذہب ہائی، اور مذہب ی-حنابلہ میں ایک قول یہ ہی ہائی۔ (30)

بسم اللہ پڑھنا سنت ہے۔ (4)

یہ جمہور فقہہ کا مو'اقاف ہائی۔ (31)

(رضی اللہ عنہ)



اگرچہ حدیث کے الفاظ با'ظاہر بسملہ کے وزو کے لیے شارٹ ہونے کو صابط کر رہے ہیں۔

جیسا کہ شارٹ کی تعریف یہ ہائی کہ

جس کے انتفاع (نفی) سے حکم کا انتفاع (نفی) لازم "
 ہو جبکہ اسکے وجود سے حکم لازم نا ہو " (32)



اور اس حدیث میں وزو کی نفی کو بسملہ کی نفی پر
محمول-و-موقوف کیا گیا ہائی

لیکن میں اس کے حکم-ی-اسالی یانی شارٹ کو اس کی
اسناد میں ذو'اف اور مقال-و-کلم کے پیش-ی-نظر کم از
کم وجوب کی پھیرتے ہوئے ایسی کو راجیح قرار دیتا ہوں
واللہ عالم

علامہ البنی رحمہ اللہ

ایسی کے قائل ہیں۔(33)

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ

یہ صیغہ یانی اپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

"ان لوگوں کے لیے وضو نہیں جو اس پر اللہ کا نام نہیں لیتے۔"

اگر اس میں نفی (یانی " لا ") سے مراد نفی-عز-ذات ہائی جیسا کہ یہ ہی حقیقت ہائی تو یہ باط اس کی دلیل ہائی کہ بسملہ نا ہونے سے وزو بھی نہی ہوگا، یانی شرع'ات میں اس کی کوئی حیثیت نہی ہوگی،

اور اگر یہاں نفی سے مراد نفی-اس-صحت ہائی (یانی وزو بسملہ کے بغیر صحیح نہی ہوتا) جیسا کہ حقیقت کے زیادہ قریب مجاز یہ ہی ہائی (کیونکہ نفی-اس-صحت نفی-عز-ذات کو مستلزم ہائی) تو یہ اس باط کی دلیل ہائی کہ جس نے بسملہ نا پڑھی اس کا وزو صحیح نہی ہوگا،

اور اگر یہاں نفی سے مراد نفی-ی-کمال ہائی (یانی وزو بسملہ کے بغیر مکمل نہی ہوتا) جو کہ حقیقت سے اب'اد-ال-مجازیں ہائی کیونکہ نا تو نفی-عز-ذات پر دلالت کرتا ہائی اور نا ہی نفی-اس-صحت پر، بالاکہ صحت-ی-وزو پر دلالت کرتا ہائی لیکن صرف اتنا ہائی کہ، وہ مکمل نہی ہائی،

لحاظہ ایسے حقیقی مانا پر محمول کرنا وجیب ہائی، مگر یہ کہ کوئی قرینہ-ی-صارفہ مل جائے۔ (34)



(نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ)

بی'لا شبہ حدیث نے ایسے شخص کے وزو کی نفی کر دی
ہائی جس نے بسملہ نہی پڑھی، اور یہ ایسی شرطیت کا
فائدہ دیتی ہائی جس کا ادم کو مستلزم ہائی اور یہ باط
اس کے وجوب سے زاید ہائی، کیونکہ وجوب تو کم از کم
ہائی جو اس حدیث سے صابط ہو ہی جاتا ہائی۔ (35)

مزید ایک دوسری جگہ بیان کرتے ہیں کہ " نفی جب ذات
کی طرف متوجہ ہو یا نی شعرائ وزو بی'ذاتیہی ہوتا ہی
نہی، یا صحت کی طرف متوجہ ہو تو بسملہ کے وجوب
کی دلیل ہوگی۔ (36)

اگر کوئی بسم اللہ پڑھنا بھول جائے

تو یقیناً اس پر کوئی حرج نہی ہائی کہ جب اسے یاد آئے
اسی وقت پڑھ لے، کیونکہ بھول چوک کے گنہ میں



مو'عافی ہائی، جیسا کہ سیدنا صوبان (رضی اللہ عنہ) سے مروی روایت میں ہائی کہ :

"میری قوم سے غلطیوں اور بھول جانے کو دور کرو اور وہ کیا کرنے پر مجبور ہوئے"

میری امت سے کھاتا، بھول اور جس کام پر مجبور کیا "

گیا ہو، کے گنہ کو مو'آف کر دیا گیا ہائی" (37)

امام ابو داؤد (رحمہ اللہ) نے امام احمد (رحمہ اللہ) سے دریافت کیا کہ جب کوئی وزو میں بسملہ پڑھنا بھول جائے (تو اس کا کیا حکم ہائی) تو امام احمد (رحمہ اللہ) نے جواب دیا کہ "مجھے امید ہائی کہ اس پر کچ نہی ہائی" (38).

ابن قدامہ رحمہ اللہ

ایسی کے قائل ہیں. (39)



بسملة کے الفاظ:

ابتداء-ی-وزو میں صرف "بسملة" کہنا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح اہادیت میں صابط ہائی، جیسا کہ سیدنا اناس (رضی اللہ عنہ) سے مروی ایک تاویل حدیث میں ہائی کہ:

"اللہ کے نام پر وضو"

بسملة کہتے ہوئے وزو شور و کارو " (40) "

اس کہ علاوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیل سے بھی (صرف بسملة کہنا ہی صابط ہائی، جیسا کہ سیدنا جبیر: رضی اللہ عنہ) سے مروی حدیث میں ہائی کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں رکھا پھر فرمایا:



"بسم الله"

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچی تارہ وزو
کارو۔ (41)

معلوم ہوا کہ ابتداء-ی-وزو میں "بسملہ" کے ساتھ "ال-رحمان-ی-رحیم" کے الفاظ صابط نہی ہیں، جیسا کہ زبہ کے وقت بھی بسملہ کہنا مشروع'یو ہائی، اور ہم انہی الفاظ پر اکتفاء کرتے ہوئے ال-رحمان-ی-رحیم کا اضافہ نہی کرتے، بالقل ایسی تارہ ابتداء-ی-وزو میں بھی ان الفاظ کا اضافہ نا کرنا ہی زیادہ قرین-ی-کیاس ہائی ایر ایسی مو'اقفاف کو صاحب-ی-مغنی نے اختیار کیا ہائی۔ (42)

(1) صحیح:

صحیح ابوداؤد حدیث نمبر: 92

کتاب التحریر۔

سنن ابی داؤد حدیث نمبر: 101

مسند احمد 2 / 418.

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر: 399

سنن دارو قطنی 1 / 72.

سنن الکبریٰ بیہقی 1 / 43.

(2) حسن:

صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر: 318

کتاب التحریر۔

سورہ غلیل حدیث نمبر: 81.

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر: 397

مسند ابی یالا 324/2

مسند احمد 41 /3

سنن دارو قطانی 71/1

مستدرک حکیم 147 /1

مسند ابن ابی شیبہ 302 /1

سنن دارمی 176/1

(3) حسن:

صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر: 319

کتاب التحریر۔

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر: 398

سنن ترمذی حدیث نمبر: 25

مسند ابن ابی شیبہ 3 / 1.

مسند ابی داؤد تائلاسی حدیث نمبر: 243.

مسند احمد 70 / 4.

مشکل العصر 62/1.

سنن دارو قطانی 72/1.

مستدرک حکیم 60 / 4.

سنن الکبریٰ بیہقی 1 / 43.

(4) حسن:

کشف الستار 137/1.

مسند ابی یالا 142/8.

سنن دارو قطانی 72/1.

مسند ابن ابی شیبہ 3 / 1.

مجمع الزاویہ 220 / 1.

(5) حسن:

صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر: 321

کتاب التحریر۔

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر: 400

مستدرک حکیم 269 / 1.

المعجم الکبیر 121 / 6.

(6) حسن:

الدولبی فی الکنا 1 / 36.

مجمع الزاوید 1 / 228.

(7) حسن:

الدولبی فی الکنا 1 / 86.

(8) حسن:

الکامل ابن عدی 5 ہجری قمری۔

(9) حسن:

سنن دارو قطانی 1 / 71.

(10) تفسير الحبير 1 / 257.

(11) توحفة الابهوازی 1 / 216.

(12) السل الجرار 1 / 76.

(13) السل الجرار 1 / 76.

(14) السل الجرار 76/1.

(15) الروزة النديه 119 / 1.

(16) فقه السنت 40 / 1.

(17) المنار المنيف صفحه نمبر: 45.

(18) زاد المعاد 195 / 1.



(19) شرح ترمذی حدیث نمبر: 3831.

(20) الترغیب و الترحیب 100/1.

(21) نتائج الفكر 1 / 237.

(22) مغنی انحمل الاسفار فی الاصف 133 / 1.

(23) تمام المنه صفحہ نمبر: 89.

التعليق الاصيلام 1 / 278 (24)

(25) مزيد تفصيل ك لي ملاحظه هو:

كشف المخبوو سبوتى حديث التسميه اندة الوزو، لى
ابو اسحاق الجوينى اسارى-

(26) نزيت النذر فى توزيعى نخت الفكر صفحه
نمبر: 41-

المنحل الراوى فى مختسار علوم حديث نبوى صفحه
نمبر: 44-

منحاج النقد في علوم الحديث صفحہ نمبر: 271۔

تدریب-یور راوی 1 / 160۔

جوابر الاصول صفحہ نمبر: 22۔

البائیس الحديث صفحہ نمبر: 45۔

تفسیر مستحدث صفحہ نمبر: 51۔

(27) مجمع 1 / 346۔

(28) توحفة الایہوازی 1 / 119۔

حجت اللہ البلاغہ 1 / 175۔

(29) مجمع 346/1.

السل الجرار 76/1.

الانصاف المرداوى 128/1.

(30) التاج المذهب 38 / 1.

الكافى 24 / 1.

(31) مجمع 346/1.

المغنى 114/1، 115.

(32) الوجيز صفحه نمبر: 59.

ارشاد الفہول صفحہ نمبر: 62.

البحر المحت 1 / 309.

الاحکام 1 / 121.

(33) تمام المنہ صفحہ نمبر: 89.

(34) السل الجرار 1 / 77.

(35) سورہ النندیہ 1 / 119.

(36) الروزة النديه 1 / 121.

(37) صحيح:

صحيح الجامع الصغير حديث نمبر: 3515.

اعراف الغليل حديث نمبر: 82.

سنن ابن ماجه حديث نمبر: 2043، 2045، كتاب
الطلاق

(38) مغنى ابن قدامه 1 / 146.

(39) مغنى ابن قدامه 1 / 146.

(40) مسند عبد الرزاق 276/11.

مسند احمد 3 / 165.

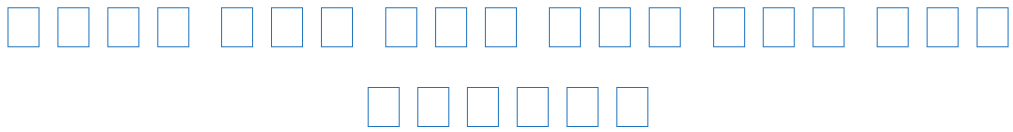
سنن نسائي حديث نمبر: 78.

(41) مسند احمد 3 / 292.

سنن دارمي 21/1.

البدایہ و نہایت 6 / 85.

مغنی ابن قدامہ 1 / 115 (42).

[illegible]



مزمزہ "اور "استنشاق " کے وجوب میں اگرچہ اختلاف " ہائی , لیکن راجیح وجوب ہی ہائی اور اس کے دلائل حسب- ی-زیل ہیں:

(1) فغسیلو و جھوکم

"اپنے چہرے دھو لو۔"

(المائدہ، باپ نمبر 6)۔

, چہرے میں مزمزہ اور استنشاق کی جگہ بھی شامل ہائی , جیسا کہ اللامہ البانی (رحمہ اللہ) نے یہ وضاحت فرمائی ہائی۔(2)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی پر (2) مداومت " (ہمائشگی) صابط ہائی "



سیدنا لقیط ابن-ی-صبوره (رضی اللہ عنہ) سے (3)
:مروی ہائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"اگر تم وضو کرو تو اسے دھو لو۔"
جب تم ووزو کرو تو کلی کرو"-(3)

سیدنا لقیط ابن-ی-صبوره (رضی اللہ عنہ) سے (4)
:مروی ہائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"جب تک کہ آپ روزہ نہ رکھ رہے ہوں سانس کو بڑھا
چڑھا کر پیش کریں"
ناک میں پانی چڑھنے میں مبالغہ کارو، مگر یہ کہ تم
روزیدار ہو"-(4)

سیدنا ابو حریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہائی کہ (5)
:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا



"اگر تم میں سے کوئی وضو کرے تو اس کی ناک میں پانی
ڈال دے اور پھر بکھر جائے۔"
ثم میں سے جب کوئی وزو کرے تو اپنے نام میں پانی "
داخل کرے پھر اسے جھاڑے " (5.)

امام احمد, امام اس'حقى رباوے (رحمهم الله)

مزمزه اور استنشاق دونوں وجیب ہیں.(6)

امام شوکانی رحمة الله عليه

وجوب کا قول ہی برحق ہائی.(7)

علامہ البنی رحمہ اللہ

راجیح کا یہی حال ہے۔ (8)



(نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ)

یہ بھی وجوب کے قائل ہیں (9)

امام ابو سور، امام ابو یوبیڈ، امام داؤد ظاہری، امام ابو بکر ابن-ی-منظر اور امام احمد (رحمہم اللہ) سے ایک روایت کے مطابق غسل اور وزو میں ناک میں پانی داخل کرنا وجیب ہائی، جبکہ کلی کرنا سنت ہائی۔ (10)

امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

مزمزہ اور استنشاق دونوں وجیب نہی ہیں، (البتہ امام ابوحنیفہ (رحمہ اللہ) کے نزدیک غسل-ی-جنابت میں) فرض ہیں،

امام اعضائی، امام لائس، امام حسن بصری، امام زوہری، امام ربیع'اح، امام یہیا ابن-ی-سعید، امام قتادہ، امام حکم ابن-ی-اتباء، امام محمد ابن-ی-جریر ال-طبری (رحمہم اللہ) بھی ایسی کے قائل ہیں۔ (11)



ان کے دلائل یہ ہیں:

حدیث نبوی ہے (۱)

"مسلمانوں کی دس سنتیں"

"ایشیا مسلمانوں کی سنتوں سے ہیں 10"

حافظ ابن-ی-حجر (رحمہ اللہ) ان کا رد ک کرتے ہوئے
بیان کرتے ہیں کہ حدیث کے الفاظ یہ نہیں ہیں، بالاکہ یہ
ہیں (عشر من الفطرة)

ایشیا فطرت سے ہیں " (12) 10"

اور اگر پہلے الفاظ بھی منقول ہوتے تب بھی یہ حدیث
ادم-ی-وجوب کی دلیل نہیں تھی، کیونکہ یہاں سنت سے



مراد طریقہ ہائی, نا کہ اصطلاحی-و-اصولی مانا مراد
ہائی.13)

ایک روایت میں ہائی کہ (2)

"ایک سال دھونا اور سانس لینا"
"غسل کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے" (14)-

(1) القاموس المحیت صفحہ نمبر: 588-

انس الفقہ صفحہ نمبر: 54.

الفوید البیہاء صفحہ نمبر: 149.

(2) تمام المنہ صفحہ نمبر: 93۔

(3) صحیح:

صحیح ابوداؤد حدیث نمبر: 131

کتاب التحریر۔

سنن ابی داؤد حدیث نمبر: 144

حافظ ابن-ی-حجر اور امام نواوی نے اس کی سند کو
صحیح کہا ہائی،

فضائل الباری 1 / 349۔

شرح صحیح المسلم 2 / 108۔

(4) صحیح:

صحیح ابوداؤد حدیث نمبر: 129.

سنن ابی داؤد حدیث نمبر: 142

سنن ترمذی حدیث نمبر: 38.

سنن نسائی حدیث نمبر: 87.

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر: 407.

سنن دارمی 179/1.

مسند احمد 32 / 4.

مسند ابن ابی شیبہ 11 / 1.

مسند عبد الرزاق حدیث نمبر: 80

صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر: 150.

مستدرک حکیم 1 / 147.

سنن الکبریٰ بیہقی 1 / 51.

شرح السنن 3 / 490.

(5) صحیح البخاری حدیث نمبر: 162

کتاب الوزو۔

صحیح مسلم حدیث نمبر: 237.

معتمد 1 / 19.

مسند احمد 2 / 242.

سنن ابی داؤد حدیث نمبر: 140

65/65/1.

سنن الکبریٰ بیہقی 1 / 49.

مسند ابی عوانہ 247/1

مسند حمیدی حدیث نمبر: 957

مسند ابی یعلیہ حدیث نمبر: 6255

صحیح ابن حبان حدیث نمبر: 1466

(6) مجمع 363/1.

الروز النظیر 205 / 1.

(7) السل الجرار 81/1.

(8) تمام المنه صفحه نمبر: 93.

(9) الروزة النديه 1 / 121، 123.

(10) شرح المسلمين نووى 2 / 108.

نيل العوطار 1 / 219.

(11) الدور المختار 1 / 108.

مجمع 1 / 263.

قوانى الحكم الشريعه صفحه نمبر: 36.

(12) صحیح:

صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر: 238

کتاب التحریر۔

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر: 293

سنن ابی داؤد حدیث نمبر: 53

سنن ترمذی حدیث نمبر: 2757

(13) تفسیر الحیر 1 / 130، 132.



حافظ ابن-ی-حجر نے ایسے ز'ایف کہا ہائی، کیونکہ اس کی سند میں اسماعیل ابن-ی-مسلمان راوی ز'ایف ہائی۔

پھر اپنے سارے چہرے کو دھائے {1}

A diagram consisting of two rows of boxes. The top row contains 16 boxes, and the bottom row contains 8 boxes. The boxes are arranged in a staggered pattern, with the bottom row starting under the second box of the top row.

ہماری ویب سائٹ ملاحظہ کریں: <https://deenkailmacademy.github.io>



"فغصیل و جھوکم"

"اپنا چہرہ دھو لو۔"

[المائدہ آیت نمبر 6]

سیدنا عثما (رضی اللہ عنہ) سے وزو کے طریقے کے (2)
موطا'اللیق مروی حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

پھر اس نے اپنا چہرہ دھویا۔

پھر انہوں نے اپنا چہرہ دھایا "1)"

مکمل چہرہ دھونے کے وجوب پر اجماع ہائی۔2) (3)

وضیح رہے کہ چہرے سے مراد وہ تمام حصہ ہائی جس پر اہل-ی-لغت-و-شارا کے نزدیک "وج'ہو" کا لفظ بولا جاتا ہائی،



یانی ایک کان دوسرے کان تک اور پیشانی کے اوپر بالوں (3) کی ابتداء سے تھوڑی تک کا حصہ (3)

ارشاد-ی-باری ت'علا ہائی کہ (1)={2}

"خاندان پر لعنت ہے۔"

"اور اپنے ہاتھوں کو اپنی کہنیوں سے دھوئیں۔"

[المائدہ آیت نمبر 6]

اس کے وجوب پر بھی اجماع ہائی۔ (4) (2)



اختلاف اس باط میں ہائی کہ کیا کوہنیاں بھی دھونے کے
وجوب میں شامل ہیں یا نہی
جن کے نزدیک کوہنیاں بھی وجوب میں شامل ہیں ان کے
دلائل حسب-ی-ذیل ہیں:

سیدنا ابو حریرہ (رضی اللہ عنہ) نے وزو کیا تو (1)

"اس نے اپنا دایاں ہاتھ اس وقت تک دھویا جب تک کہ
میں نے بالائی بازو شروع نہیں کیا اور پھر اس نے اپنا بائیں
ہاتھ اس وقت تک دھویا جب تک کہ میں نے بالائی بازو
شروع نہ کر دیا۔

اپنے دائیں بازو کو بغل تک دھایا پھر ایسی تارہ اپنے "
بائیں بازو کو بغل تک دھایا، پھر کہا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی تارہ وزو کرتے دیکھا ہائی
(5)۔"



نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کوہنیوں پر پانی (2)
ڈالا پھر فرمایا یہ وہ وزو ہائی جس کے بغیر اللہ ت'علا
نماز قبول نہی فرماتے۔ (6)

لفظ-ی-الی (إلی) یہاں "ما'آ" (مع) (ساتھ) کی (3)
:مانا میں ہائی, جیسا کہ قرآن میں ہائی

"وزیدکم و القاعة القتقم"
"تمہاری طاقت پر اور طاقت بدھا ڈے"

(نمبر 52 Hood_Ayah سورة)

"وعلاء العلاء الله عليهم السلام ام المؤمنین علیہ السلام"
"اپنے مالوں کے ساتھ انکے مالوں کو ملا کر نا خاو"

(نمبر 2 Nisa_Ayah سورة)



(4) لفظ-ی-یاد (ید) دار اسل پورے ہاتھ پر بولا جاتا ہائی, لیکن "میرافق" (مرافق) کے لفظ نے اس کی تہدید کرتے ہوئے کوہنیوں سے آگئے کے حصے کو ساقط کر دیا ہائی۔(7)

جمہور، امہ اربعہ (رحمہم اللہ)

کوہنیاں بھی وجوب میں شامل ہیں۔(8)

(زوفر ، ابو بکر ظہیری رحمۃ اللہ علیہ)

کہنیاں وجب میں شامل نہیں ہیں۔

ان کے دلائل یہ ہیں:

,انکا کہنا ہائی کہ شمولیت کی روایات ز'ایف ہیں (1)



اور سیدنا ابو حریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی صحیح-
ال-مسلمان کی جس حدیث سے استدلال کیا جاتا ہائی وہ
صرف فیل ہائی اور فیل سے وجوب صابط نہی ہوتا

اس کا جواب یہ دیا گیا ہائی کہ یہ مجمل کو بیان کرنے کے
لیے ہائی (جس کا وجوب قرآن کے حکم سے صابط ہوتا
ہائی) (9)

ارشاد-ی-باری ت'علا ہائی کہ (2)

"تیم اہلی"

"پھر رات تک روضہ کو پورا کارو"

(نمبر: Baqarah_Ayah 187 سورة)

ان کے کہنا ہائی کہ یہ آیت اس باط کا صبت ہائی کہ رات
روضہ کی انتہا میں شامل نہی ہائی, لحاظہ کوہنیاں بھی
ہاتھوں کو دھونے کی انتہا میں شامل نہی ہیں



اس کا جواب یہ دیا گیا ہائی کہ یہ باط ایک "نہوی قائدے
پر مبنی ہائی"

یانی الی (إلی) کا ما باد اگر ما قبل کی جنس سے ہو تو یہ
ما'آ (مع) کی مانا میں ہوگا،

مثال کے طور پر، یہ آیت "وظدک" میں ہے، قوۃ إلی
، "قدرتکم"

اور اگر ما باد ما قبل کی جنس سے نا ہو تو انتہا-ی-غایت
کے لیے ہوگا،

"جیسا کہ آیت میں کہا گیا ہے کہ "ثم أتلصابی إلی
میں کہا گیا ہے۔"

اب چونکہ اس آیت "وَ أَيْدِيكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ" میں الی (إلی)
کا ما باد (کوہنیاں) ما قبل (ہاتھوں) کی جنس سے
ہیں، لحاظہ یہاں الی (إلی) ما'آ (مع) کی مانا میں ہائی

چنانچہ یہ باط صابط ہو گائی کہ کوہنیاں کوہنیاں بھی
وجوب میں شامل ہیں۔



(1) صحيح البخارى حديث نمبر: 164 كتاب التحرير-

(2) المغنى 1 / 114.

المحزاب 1 / 16.

بدعت المجتهد 1 / 10.

بدائع الصنائو 1 / 3.

الدور المختيار 1 / 88.

مغنى المحتج 1 / 50.

(3) الروزة النديه 1 / 124.

(4) بدعت المجتهد 10 / 1.

المغنى 1 / 122.

بدائع الصنائع 1 / 4.

قاحف القناء 1 / 108.

المحزاب 1 / 16.

فتح القدير 1 / 10.

(5) صحيح المسلم حديث نمبر: 246

كتاب التحرير-

مسند ابی عوانہ 243/1.

سنن الکبریٰ بیہقی 1 / 57.

(6) زیڈ ای ای ایف:

سورہ غلیل حدیث نمبر: 85.

سنن دارو قطنی 83/1.

سنن الکبریٰ بیہقی 1 / 56.

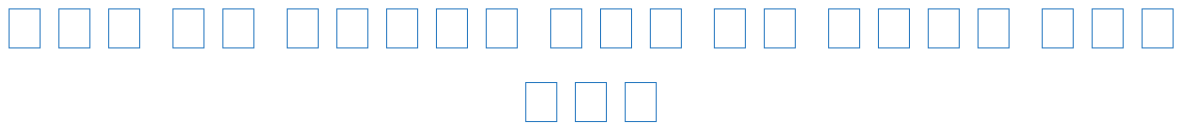
یہ حدیث ز'ایف ہائی، کیونکہ اس کی سند میں قاسم ابن-ی-محمد اور اباد ابن-ی-یعقوب دونوں راوی ز'ایف ہیں۔



(7) فقه الاسلامی و عادل اللہ 1 / 370.

(8) نیل العوطار 1 / 223.

فقه الاسلامی و عادل التوح 1 / 370 (9).



[[[]]]



(□ □ □ □ □ □ □ □ □ } 1 { □ □ □ □ □ □ □ □ □
} 2 { □ □ □ □ □ □ □)

"Waamshu wa-husa barusukum" = {1}
" اور اپنے سروں کا مسہ کارو "

(نمبر 6 Maaidah_ayah سورة)

مسہ-ار-راس کے وجوب میں کوئی اختلاف نہیں ہائی
بالاکہ محل-ی-نظر باط یہ ہائی کہ کیا مکمل سر کا مسہ
کرنا وجیب ہائی یا سر کے کچ حصے کا مسہ بھی کفایت
کر جاتا ہائی ؟

مکمل سر کے مسہ کو وجیب کہنے والوں کے دلائل حسب-
ی-ذیل ہیں:



مسہ کے لیے قرآن میں لفظ-ی-راس استے 'عمال ہوا (1)
ہائی اور "راس" مکمل سر کو کہتے ہیں

اس کا جواب یوں دیا گیا ہائی کہ یہاں مطلقاً سر کا مسہ
کرنا مراد ہائی، اور بعض حصے کا مسہ بھی مسہ ہی
کہلاتا ہائی،

جیسے کوئی کہے کہ "مین نے سر پر مارا" تو اس سے یہ
لازم نہی آتا کہ مکمل سر پر مارا، بالاکہ کیسی ایک جزو
پر مارنا بھی مارنا ہی کہلائی گا

یاد رہے کہ اگرچہ با'ظاہر اقالان یہ باط دورست (
معلوم ہوتی ہائی لیکن آئندہ صحیح حدیث اس کا رد کر
(.رہی ہائی)

سیدنا عبداللہ ابن-ی-زید (رضی اللہ عنہ) سے (2)
مروی ہائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر
کا مسہ اس تارہ کیا کہ



"پھر میں اس کے ہاتھوں کو چوموں گا اور سنبھال لوں گا۔"
اپنے ڈونو ہاتھ سر کے آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے "
" اور پھر پیچھے سے آگے کی جانب لے آئے "

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"اس نے اپنے سر کے اگلے حصے سے آغاز کیا یہاں تک کہ وہ انہیں اپنی گردن کے پچھلے حصے میں لے گیا اور پھر انہیں واپس موڑ دیا یہاں تک کہ وہ اس جگہ پر واپس آ گیا جہاں سے اس نے سفر شروع کیا تھا۔

اب صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھوں کو سر کے اگلے حصے سے شورو کر کے پچھلے حصے یانی "گڈی" تک لے گئے اور پھر ایسی تارہ دونوں ہاتھوں کو سر کا مسہ کرتے ہوئے اسی جگہ واپس لے آئے جہاں سے مسہ کا آغاز کیا تھا۔⁽¹⁾

اس کا جواب یہ دیا گیا ہائی کہ مجرد فیل سے وجوب صابط نہی ہوتا



لیکن اس باط کا رد اس تارہ کیا جاتا ہائی کہ حدیث میں اجمال-ی-وجیب کا بیان ہائی, اور وجیب-ی-مجمل کا بیان بھی وجیب ہوتا ہائی.

جن حضرات نے سر کے بعض حصے کے مسہ کو بھی دورست قرار دیا ہائی انکی دلیل یہ حدیث ہائی:

"کہ اس نے وضو کیا اور اپنا کونا مسح کیا"۔
اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وزو کیا اور اپنی پیشانی کے "بالوں پر مسہ کیا" (2)

اس کا جواب یہ ہائی کہ اس حدیث کے مکمل الفاظ یہ ہیں:

"اس کے کونے کو پونچھتے ہوئے اور پگڑی پر"
اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی کے بالوں اور "پگڑی پر مسہ کیا"



اس سے صابط ہوا کہ جس وقت اب صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشانی کے بالوں پر مسہ کیا تھا اس وقت پگڑی پر بھی مسہ کیا تھا جو کہ مکمل سر کے حکم میں ہی ہائی، نا کہ اس سے یہ صابط ہوتا ہائی کہ محاذ پیشانی کے بالوں کے بقدر سر کا مسہ کافی ہائی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

کم از کم جتنے حصے پر مسہ کا لفظ صادق آتا ہائی اتنے حصے کا مسہ فرض ہائی۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

سر کے چوتائی حصے کا مسہ وجیب ہائی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

مکمل سر کا مسہ وجیب ہائی۔



امام احمد رحمۃ اللہ علیہ

مرد کے لیے مکمل سر کا مسہ وجیب ہائی, جبکہ اورت کے لیے صرف سر کے سامنے والے حصے کا مسہ کرنا ہی کافی ہائی۔(3)

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ

مکمل سر کے مسہ کے وجوب کی کوئی دلیل نہیں ہائی۔ (4)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ

مکمل سر کا مسہ علماء کے اتفاق کے ساتھ مستحب ہائی۔(5)

(رضی اللہ عنہ)



مکمل سر کا مسہ وجیب ہائی

کیونکہ کیسی ایک حدیث میں بھی یہ نہی ملتا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے کچ حصے پر
کبھی مسہ کیا ہو

اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشانی کے بالوں پر
مسہ کرتے تو اسے پگڑی پر مکمل کرتے تے، جیسا کہ
حدیث-ی-مغیرہ (رضی اللہ عنہ) میں ہائی

(وضیح رہے کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اپنے
مکمل سر کا مسہ کرتے تے، کبھی صرف پگڑی پر مسہ
کرتے تے، اور کبھی پیشانی کے بالوں اور پگڑی (دونوں)
(پر مسہ کرتے تے)

لحاظہ صابط ہوا کہ قرآن کے حکم کی وضاحت نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے عمل سے مکمل مسہ-ار-راس پر
مداومت کے ساتھ ہوتی ہائی، ایسی لیے یہ ہی راجیح ہائی
جیسا کہ امام ابن-ی-قیم (رحمہ اللہ) نے بیان کیا (

ہائی)6



ابن قدامہ حنبلی رحمہ اللہ

ایسی کے قائل ہیں۔ (7)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

باب قائم کیا ہائی " مسح الرأس كله " " مکمل سر کا مسہ کرنا "

اس کے تحت سعید ابن-ی-مصیب (رحمہ اللہ) کا قول نقل کیا ہائی کہ اورت بھی (اس عمل میں) مرد کے درجہء میں ہونے کی بینا پر اپنے سر کا مسہ کرے گی۔ (8)

سر کے مسہ کے لیے ہاتھوں کے بچے پانی کے علاوہ نایا پانی لائنا ضروری نہی، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں تارہ صابط ہائی،

جیسا کہ احادیث میں آیا ہے



(1) "اس نے اپنے ہاتھوں کی خوبی کے علاوہ اپنے سر کو پانی سے مسح کیا۔

اب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کے بجے ہوئے "پانی کے علاوہ نئے پانی سے اپنے سر کا مسہ کیا" (9)

(2) "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں موجود پانی کی نعمت سے اپنا سر مٹا دیا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسہ اسی زاید "پانی سے کیا جو اب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں موجود تھا" (10)

کانوں کے مسہ کے وجوب کی دلیل سیدنا ابو {2} عمامہ, سیدنا ابن-ی-اباس, سیدنا ابن-ی-عمر, سیدہ عیشا, سیدنا ابو موسیٰ, سیدنا اناس, سیدنا سمورہ ابن-ی-جندوب اور سیدنا عبداللہ ابن-ی-زید (رضی اللہ عنہم) سے مروی صحیح حدیث ہائی:

"سر سے کان"

دونوں کان سر سے ہیں۔" (11)



جب دونوں کان سر میں شامل ہیں تو چونکہ سر کا مسہ فرض ہائی لحاظہ کانوں کا مسہ بھی فرض ہوا

ایسی بینا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سر کے ساتھ کانوں کا بھی مسہ کر لیا کرتے تے، جیسا کہ حدیث میں ہائی:

"اور اس نے اپنا سر اور کان پونچھ لیے"
"اب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر اور دونوں کانوں کا مسہ کیا" (12)

(1) صحیح البخاری حدیث نمبر: 185

کتاب الوزو۔

صحیح مسلم حدیث نمبر: 235

سنن ابی داؤد حدیث نمبر: 18

سنن ترمذی حدیث نمبر: 32.

نام نسائی 72/1.

سنن ابن ماجه حديث نمبر: 434

مسند حمیدی 202/1.

شرح السنة 216 / 1.

18 / 1.

مسند عبد الرزاق حديث نمبر: 5.

مسند احمد 38 / 4.

(2) صحيح المسلم حديث نمبر: 274

كتاب التحرير-

(3) المغنى 1 / 176.

قاحف القناء 1 / 109.

مغنى المحتج 1 / 53.

فتح القدير 1 / 10.

بدایع الصنائع 1 / 4.

بداية المجتهد 1 / 11.

(4) السل الجرار 1 / 85.

(5) شرح المسلم 2 / 125.

(6) نیل العوطار 244/1.

السلام علیکم 97 / 1.

(7) المغنی 176 / 1.

(8) صحیح البخاری قبال از حدیث نمبر: 185، کتاب
الوزو۔

(9) صحیح المسلم حدیث نمبر: 347

کتاب التحریر۔

مسند احمد حديث نمبر: 15845

سنن دارمی 70/3.

(10) حسن:

صحيح ابوداؤد حديث نمبر: 120

كتاب التحرير-

سنن ابی داؤد حديث نمبر: 130

سنن ترمذی حديث نمبر: 33.

(11) صحيح:

حديث نمبر: 36.

(12) حسن:

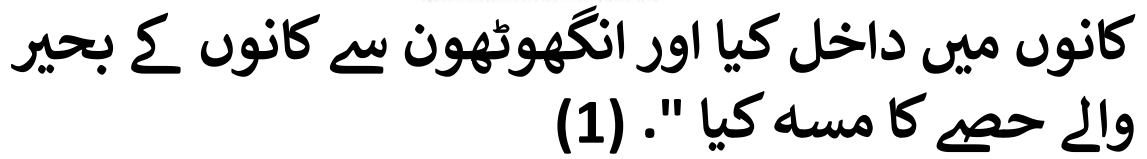
صحیح ابوداؤد حدیث نمبر: 99

کتاب التحریر۔

سنن ابی داؤد حدیث نمبر: 108

(44) □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □

سیدنا عبداللہ ابن-ی-عمر (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ "اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسہ کیا اور اپنے ہاتھوں کی دونوں شہادت والی انگلیوں کو اپنے



یہ عمل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صابط نہی۔ (2)

اس زمان میں 2 مختلف اہادیت ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

:سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (۱)



اس نے ایک بار اپنا سر پونچھ لیا۔
انہوں نے سر کا مسہ ایک مرتبہ کیا ".....پھر کہا کہ "
میں نے یہ مناصب سمجھا کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے وزو کا طریقہ باطلہ ڈون۔(1)

سیدنا عثما (رضی اللہ عنہ) سے مروی روایت میں (2)
ہائی کہ:

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار اپنا سر مسح کیا۔"
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے 3 مرتبہ اپنے سر کا مسہ "
کیا"۔(2)

حافظ ابن-ی-حجر (رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ امام
ابو داؤد (رحمہ اللہ) نے ایسے 2 سنادوں کے ساتھ
روایت کیا ہائی، جن میں سے ایک (سند) کو 3 مرتبہ سر
کے مسہ کے موطا'اللیق سیدنا عثما (رضی اللہ عنہ) سے
مروی حدیث میں صحیح کہا ہائی،

اور وضیح رہے کہ ثقہ کی زیادتی قبول ہوتی ہائی۔(3)



امام ابن-ی-جازی (رحمہ اللہ) بھی " کشف-ال-مشکل
میں تکرار کی تس'ہیہ کی طرف مائل ہیں۔(4) "

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

مسہ بھی بقیہ اعضاء کی تارہ 3 مرتبہ کرنا مستحب ہائی۔

امام ابوحنیفہ، امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

سر کے سر میں کوئی جھگڑا نہیں ہے۔(5)

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ

انصاف ایسی میں ہائی کہ 3 مرتبہ مسہ کرنے کی اہادیت
درجہ-ی-اعتبار کو نہی پہنچتیں, لحاظہ صحیحین کی
اہادیت سے صابط ایک مرتبہ ہی مسہ کیا جائے۔(6)



ابن حجر رحمہ اللہ

3 مرتبہ مسہ کی ہادیت اگر صحیح ہوں تو انکا مانا یہ ہوگا کہ جو شخص زیادہ مسہ کرنا چاہے وہ زیادہ سے زیادہ 3 مرتبہ مسہ کر سکتا ہائی، اور اس کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ 3 مرتبہ مسہ کرنا ہر صورت میں لازم ہائی۔ (7)

(رضی اللہ عنہ)

وزو میں ایک مرتبہ مسہ کرنا وجیب ہائی، جبکہ 3 مرتبہ مسہ کرنا سیدنا عثما (رضی اللہ عنہ) سے مروی صحیح حدیث کی سے سنت-و-مستحب ہائی۔ (واللہ عالم)

علامہ البنی رحمہ اللہ

ایسی کے قائل ہیں (8)۔



امیر صنعانی رحمۃ اللہ علیہ

ایک سے زیادہ مرتبہ مسہ کرنا سنت ہائی وجیب نہی، یانی
اسے کبھی اپ کر سکتے ہیں اور کبھی چھوڑ سکتے ہیں۔ (9)

(ال-ہدایہ) میں ہائی کہ 3 مرتبہ مسہ کرنا مشروع'یو
ہائی۔ (10)

(1) صحیح:

صحیح ترمذی حدیث نمبر: 44

کتاب التحریر۔

سنن ابی داؤد حدیث نمبر: 116

مسند احمد 1 / 120.

نام نسائی 70/1.

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر: 456

سنن ترمذی حدیث نمبر: 48.

(2) صحیح:

صحیح ابوداؤد حدیث نمبر: 101

کتاب التحریر۔

سنن ابی داؤد حدیث نمبر: 110

(3) فتح الباری 1 / 312.

(4) سنن الکبریٰ بیہقی 1 / 78.

تفسیر الحیر 1 / 146.

(5) الامع 1 / 26.

مجمع 1 / 426.

روضہ الطالین 1 / 59.

المبسوط 1 / 5، 7.

1 / 98.

(6) نیل العوطار 1 / 248.

(7) فضائل الباری 399/1.

(8) تمام المنہ صفحہ نمبر: 91

(9) السلام علیکم 82/1-

السلام علیکم 1/21 - (10)



(47) گردن کا مسہ

(امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وزو میں "گردن" کے مسہ
کے موطا'اللیق کوئی صحیح حدیث صابط نہی ہائی

یہ ہی وجہ ہائی کہ جن اہادیت میں نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے وزو کا بیان ہائی ان سے معلوم ہوتا ہائی کہ اپ
صلی اللہ علیہ وسلم گارڈن کا مسہ نہی کرتے تے۔1)

ابن قیم رحمہ اللہ

گردن کے مسہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی
بھی صحیح حدیث صابط نہی ہائی۔2)



امام نووی رحمۃ اللہ علیہ

(گردن کی چادر بدعت ہے۔ 3

جمہور, امام مالک, امام شافعی, امام احمد (رحمہم)
(اللہ)

گردن کا مسہ مسنون نہی۔ (4)

(صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ)

قریب تھا کہ اس کے بیدات ہونے پر اہل-ی-علم کا اجماع
ہو جاتا۔ (5)

اس زمان میں پیش کی جانے والی چند ایک روایات اور انکا
صواب-ی-ذو'اف حسب-ی-ذیل ہائی:



سیدنا وائل ابن-ی-حجر (رضی اللہ عنہ) سے مروی (1)
ایک تاویل مرفو'یو روایت میں یہ الفاظ ہیں

"اس نے اپنی گردن پونچھ لی۔"

اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گردن کا مسہ کیا "
(6)۔"

یہ روایت 3 راویوں کی بینا پر ز'ایف ہائی:

{ محمد ابن حائر } [1]

امام بخاری (رحمہ اللہ) نے ایسے محل-ی-نظر کہا ہائی

اور امام ذہابی (رحمہ اللہ) نے کہا ہائی کہ اس کے لیے
مناکیر ہیں۔ (7)

{ سعید ابن عبدالجبار } [2]

امام نسائی (رحمہ اللہ) نے ایسے غیر قوی کہا ہائی۔ (8)



{ ام عبدالجبار } [3]

ابن-ی-ترکمانی (رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس کے حال اور نام کا کچ علم نہی۔ (9)

(2) طلحہ بن مشرف اپنے والد کے اختیار میں اپنے دادا کے اختیار پر مروی ایک روایت میں بھی نبی سے گردن کے مسہ کا ذکر ملتا ہائی۔ (10)

یہ روایت بھی 3 راویوں کی بینا پر زائف ہائی:

{ ابو سلمہ کندی عثمان ابن مقصام البری } [1]

امام جازجانی (رحمہ اللہ) نے ایسے کذاب, اور امام نسائی (رحمہ اللہ) اور امام دارو قطنی (رحمہ اللہ) نے متروک کہا ہائی۔ (11)



{ لاس ابن ابی سلیمان } [2]

صدوق ہائی لیکن ایسے اختلاط ہو گیا تھا، اور اس کی حدیث متمیاز نہی ہائی لحاظہ ایسے چھوڑ دیا گیا۔ (12)

{ طلحہ ابن مصعraf } [3]

یہ ہے مزحل (13)

:ایک روایت میں ہائی کہ (3)

"گردن کو مسح کرنا غول سے محفوظ ہے"
"گردن کا مسہ خیانت سے عمان کا باعث ہائی"۔ (14)

(1) صدقہ الفتاویٰ 127/21.



(2) زيد المعاد 1/ 195.

(3) مجمع 1/ 489.

(4) الفتاوى الكبرى الله ابن تيميه 1/ 418.

(5) الروضة النديه 1/ 137.

(6) كشف الاستار 1/ 140.



(7) میزان العیطال 3 / 511.

(8) میزان العیطال 2 / 147.

(9) جوہر النقی " زیل السنن الکبری بیہقی 2 / 30 -

(10) طبرانی کبیر 19 / 180.

.میزان العیطال 3 / 56 (11)

تقریب-ات-تہذیب 2 / 138 (12)

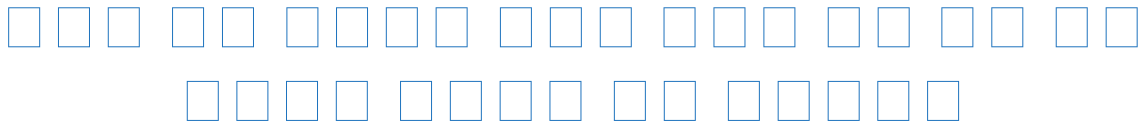
تقریب-ات-تہذیب 1 / 380 (13)

(14) امام ابن-ی-صلح بیان کرتے ہیں کہ یہ خبر نبی سے تو معروف نہیں ہائی، البتہ بعض سلف کا قول ہائی،

نیل العوطار، 254 / 1

اور امام نواوی نے اس روایت کو موضوع'یو قرار دیا
ہائی،

مجمع 2 / 489

[illegible]

"کہ اس نے وضو کیا اور پگڑی پر اپنا سر پونچھ لیا۔
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور پیشانی اور "
 پگڑی پر مسہ کیا "۔ (1)

سیدنا عمر ابن-ی-امیہ زموری (رضی اللہ عنہ) سے (2)
:مروی حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ



"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی پگڑی اور اپنی کھال پر مسح کرتے دیکھا۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپ " صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پگڑی اور اپنے موزوں پر مسہ کرتے تے "2)

اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور پگڑی پر مسہ " کیا "3)

اس مس'الائی میں اختلاف کیا گیا ہائی کہ پگڑی یا تاوی پر مسہ کرتے ہوئے سر کے کچ حصے پر مسہ کرنا ضروری؟ ہائی یا پگڑی کا مسہ ہی کافی ہائی

(جمہور, امام مالک, امام شافعی, امام ابو حنیفہ)
(رحمہم اللہ)

صرف پگڑی پر رگڑنا جائز نہیں ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ

, ایسی کے قائل ہیں

امام صوفیان سوری اور امام ابن-ی-مبارک (رحمہما اللہ) کا بھی یہ ہی مذہب ہائی)



امام احمد رحمۃ اللہ علیہ

صرف پگڑی پر رگڑنا کافی ہے۔ (4)

(رضی اللہ عنہ)

صرف سر پر، صرف پگڑی پر یا سر اور پگڑی دونوں پر
ایک ساتھ مسہ کر لینا صوب صحیح صابط ہائی

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ

ایسی کے قائل ہیں۔ (5)

عبدالرحمن مبارک پوری (رحمۃ اللہ علیہ)

ایسی کو ترجیح دیتے ہیں۔ (6)

(صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ)

ایسی کے قائل ہیں۔ (7)

ابن قدامہ حنبلی رحمہ اللہ

صرف پگڑی پہننا جائز ہے۔ (8)



امام ابن-ی-منظر (رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ پگڑی پر مسہ کرنے والوں میں سیدنا ابو بکر, سیدنا عمر, سیدنا اناس, سیدنا ابو عمامہ, سیدنا سعید ابن-ی-مالک اور سیدنا ابو درداء (رضي الله عنهم) ہیں

نیز سیدنا عمر ابن-ی-عبدال عزیز, امام حسن, امام قتادہ, امام مکحول, امام اعضائی اور امام ابو سور وغیرہ (رحمہم اللہ) کا بھی یہ ہی مذہب ہائی۔ (9)

(1) صحیح المسلم حدیث نمبر: 274

کتاب التحریر۔

سنن ابی داؤد حدیث نمبر: 150

مسند ابی عوانہ 259/1

المنتقہ ابن الجرود حدیث نمبر: 83.

سنن الکبریٰ بیہقی 1 / 58.

مسند احمد 4 / 244.

(2) صحيح البخارى حديث نمبر: 205

كتاب الوزو-

مسند احمد 4 / 179.

مسند ابن ابى شيبه 1 / 178.

نام نسائى 18/1.

سنن ابن ماجه حديث نمبر: 562

(3) صحيح:

صحيح ابوداؤد حديث نمبر: 136

سنن ترمذى حديث نمبر: 100

كتاب التحرير-

مسند احمد 4 / 244.

صحيح مسلم حديث نمبر: 274.

سنن ابى داؤد حديث نمبر: 150

100/76/1.

سنن ابن ماجه حديث نمبر: 545

مسند ابى عوانه 1/259

سنن دارو قطنى 1/192.

سنن الكبرى بيهقى 1 / 58.

(4) شرح المسلمين نووى 2 / 172.

فضائل البارى 1 / 388.

(5) نیل العوطار 257/1.

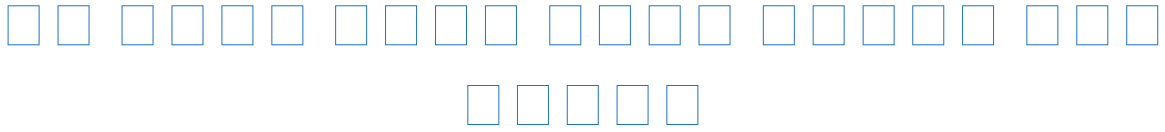
(6) توحفة الابهوازی 358/1.

(7) الروزة النديه 129/1.

(8) المغنی 176 / 1.

(9) فتح الباری 369/1.

توحفة الابهوازی 1/363.

[illegible]

ہماری ویب سائٹ ملاحظہ کریں: <https://deenkailmacademy.github.io>



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صابط وزو کے (2)
بیان میں تمام احادیث اس باط کا صبت ہیں کہ اپ صلی
اللہ علیہ وسلم ہمیشہ پاؤں دھایا کرتے تے۔ (آ)

سیدنا ابو حریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہائی کہ (3)
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو دیکھا
: جس نے اپنی ایدھی کو نہی دھایا تھا تو فرمایا

"آگ کی ایڑیوں پر لعنت ہے"
ان ٹخنوں کے لیے آگ سے ہلاکت ہائی "1(۔"

سیدنا اناس (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہائی کہ (4)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی سے فرمایا



"اللہ کے حکم کے مطابق وضو کرو۔"
اس تارہ وزو کارو جس تارہ اللہ نے تمہیں حکم دیا ہائی "
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وزو کا طریقہ
بتلایا اور اس میں پاؤں بھی دھائے " (2).

(جیمہ)

وزو میں پاؤں دھونا وجیب ہائی (3).

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ

کیسی بھی ایسے شخص سے اس کی مخالفت صابط نہی
ہائی جس کا اجماع میں کوئی شمار ہو۔ (4)

ابن حجر رحمہ اللہ

کیسی ایک صحابی سے بھی اس کی مخالفت صابط نہی
ہائی، سوا-ی-سیدنا علی، سیدنا ابن-ی-اباس، اور سیدنا



اناس (رضي الله عنهم) کے، لیکن ان سے بھی اس باط سے رجوع صابط ہائی۔

اور عبدالرحمان ابن-ی-ابی لائلہ (رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے پاؤں دھونے پر اجماع کیا ہائی۔ (5)

ابن زریر، حسن بصری (رحمہما اللہ)

قداموں کو دھونے اور ان پر مسہ کرنے میں اختیار ہائی۔ (6)

(باز اہل ظہیر)

(دھونا اور مساح دونوں واجب ہیں۔ 7)

جن لوگوں نے مسہ کو لازم قرار دیا ہائی ان کے پس صرف قراءات-ی-جر" کی ہی دلیل ہائی، یانی [اَرْجُلُکُمْ] لیکن"



یہ بھی اس باط کی دلیل نہی ہائی کہ صرف مسہ ہی ضروری ہائی، کیونکہ دوسری قراءات اس کا رد کرتی ہائی

لحاظہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف پاؤں دھوانا ہی منقول نا ہوتا تو اس سے زیادہ سے زیادہ صرف ان دونوں کیدرمیاں اختیار ہی صابط کیا جا سکتا تھا۔ (8)

(رضی اللہ عنہ)

پاؤں دھونا فرض ہائی، جیسا کہ گزشتہ تمام دلائل ایسی کے متقاضی ہیں۔ (9)

وضیح رہے کہ "ٹخنے" پنڈلی اور پاؤں کے جاؤڑ کے پس ابھری ہوئی 2 ہڈیاں ہیں۔

انہیں دھونے کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسی حدیث میں وضیح ذکر تو موجود نہی ہائی، لیکن پاؤں دھونے کے فرض میں یہ بھی ایسی تارہ شامل ہیں جس تارہ بازو دھونے کے فرض میں کوہنیاں بھی شامل ہیں۔



(الف) جامع الاصول ابن الاصير 148/7

(1) صحيح البخارى حديث نمبر: 165

كتاب الوزو-

صحيح مسلم حديث نمبر: 242.

مسند عبد الرزاق حديث نمبر: 62.

100/77/1.

سنن دارمى 179/1.

مسند احمد 2 / 228.

المنتقه ابن الجرود حديث نمبر: 78.

شاره ما'آنی-ال-اثر 1 / 38.

مسند ابی عوانه 251/1.

سنن الکبریٰ بیہقی 1 / 69.

سنن ترمذی حدیث نمبر: 41.

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر: 453

(2) صحیح:

صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر: 539

کتاب التحریر۔

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر: 665

مسند ابی عوانه 353/1

سنن الکبریٰ بیہقی 1 / 83.

سورہ غلیل حدیث نمبر: 86.

(3) نیل العوطار 261/1.

(4) مجمع 417/1.

(5) فتح الباری 266 / 1.

(6) مجمع 417/1.



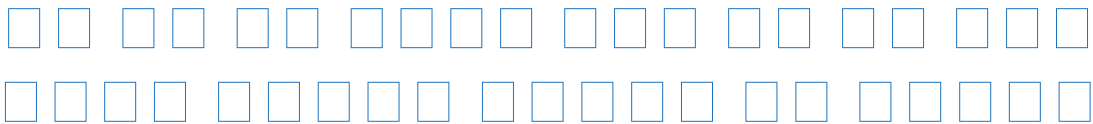
(7) بدعت المجتهد 10/1.

(8) نيل العوطار 262/1.

الروضة النديه 131 / 1.

(9) نيل العوطار 262/1.

الروضة النديه 131 / 1.





[[[]]]

اور یہ {1} اس کے لیے ایسا کرنا جائز ہے، لیکن ایسا کرنا جائز ہے۔

سیدنا مغیرہ ابن-ی-شو'عباء (رضی اللہ عنہ) (1)={1} سے مروی ہائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وزو کیا:

"اور موزے اور پگڑی کو مسح کرو۔"
اب صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور پگڑی پر مسہ "
کیا" (1)

:سیدنا بلال (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ (2)



"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جرابوں اور پردے کو
مٹا دیا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور پگڑی پر "
مسہ کیا (2)"

سیدنا جریر (رضی اللہ عنہ) نے اپنے موزوں پر مسہ (3)
کیا اور پھر کیسی کے پوچھنے پر بتلایا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا
ہائی (3)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ

موزوں پر مسہ کرنا اتنے صحابہ سے مروی ہائی کہ جن کا
شمار نہی کیا جا سکتا (4)

ابن حجر رحمہ اللہ



ہیفاز کی ایک جماعت نے وضاحت کی ہائی کہ موزوں پر
مسہ کرنا متواتر دلائل سے صابط ہائی۔(5)

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ

اس مس'الائی میں صحابہ سے 40 مرفو'یو ہادیت مروی
ہیں۔(6)

ابن ابی حاتم رحمہ اللہ

اس مس'الائی میں 41 صحابہ سے مروی ہادیت ہیں۔(7)

یاد رہے کہ مسہ کے انکار میں سیدہ عیشا، سیدنا ابن-ی-
اباس اور سیدنا ابو حریرہ (رضی اللہ عنہم) سے مروی
روایت صحیح نہی ہائی۔(8)



جیسا کہ امام ابن-ی-عبدال بار اور امام احمد (رحمہما
اللہ) نے انکار والی اہادیت کے باطل-و-غیر صابط ہونے کی
سراہت کی ہائی۔ (9)

(1) سنن ترمذی حدیث نمبر: 100

کتاب التحریر۔

صحیح مسلم حدیث نمبر: 274.

مسند احمد 4 / 244.

سنن ابی داؤد حدیث نمبر: 150

سنن نسائی حدیث نمبر: 7631

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر: 545

مسند ابی عوانہ حدیث نمبر: 25931

مسند ابی داؤد تائلاسی حدیث نمبر: 699

شاره ما'آنی-ال-اثر 1 / 30.

(2) صحیح المسلم حدیث نمبر: 275

کتاب التحریر-

سنن ابی داؤد حدیث نمبر: 153

سنن ترمذی حدیث نمبر: 101.

نام نسائی 75/1.

سنن ابن ماجه حدیث نمبر: 561

مسند احمد 12 / 6.

صحیح البخاری حدیث نمبر: 387 (3)

کتاب-اس-صلح.

صحیح مسلم حدیث نمبر: 277.

سنن ابی داؤد حدیث نمبر: 154

سنن ترمذی حدیث نمبر: 93.

1/81/1.

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر: 543

صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر: 186.

(4) شرح المسلم 2 / 13.

(5) فتح الباری 1 / 408.

(6) نیل العوطار 1 / 275.

(7) نیل العوطار 1 / 275.

(8) مجمع 1 / 478.

(9) التمهید 11 / 135.

نیل العوطار 1 / 275.



موزوں پر مسہ کے لیے انہیں پھینتے وقت با'وزو ہونا (48)
شارٹ ہائی

جیسا کہ سیدنا مغیرہ ابن-ی-شو'عباء (رضی اللہ عنہ)
کی حدیث میں ہائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا:

"انہیں چھوڑ دو کیونکہ میں انہیں پاکیزگی میں لایا ہوں۔"
انہیں چھوڑ دو، کیونکہ میں نے جب یہ موضع پہنچے تے
تو میں با'وزو تھا" (1)

جمہور، امام مالک، امام شافعی، امام احمد (رحمہم)
اللہ

ایسی کے قائل ہیں۔



ابوحنیفہ رحمہ اللہ

حالت-ی-حدث میں بھی موضعے پہن'نا جائز ہائی اس کے
باد کے وہ اپنا وزو مکمل کر لے۔ (2)

(رضی اللہ عنہ)

جمہور کا مو'اقفاف راجیح ہائی۔ (3)

(1) صحیح البخاری حدیث نمبر: 206

کتاب الوزو۔

صحیح مسلم حدیث نمبر: 404.

مسند احمد 4 / 251.

سنن الکبریٰ بیہقی 1 / 309.

توحفۃ الاشراف 8 / 483.

(2) المغنی 1 / 282.

محله 2 / 100.

مجمع 1 / 540.

بدایع الصنائع 1 / 9.

(3) شرح المسلمین نووی 2 / 173.

مجمع 1 / 540.



(49) □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □ □
□ □ □ □ ?

اس مس'الائی میں فقہہ نے اختلاف کیا ہائی۔

(امام مالک ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ)

موضے کے اوپر مسہ کرنا فرض ہائی اور نیچے کرنا سنت
ہائی۔ (1)

(امام احمد ، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ)

مسہ صرف موضے کے اوپر والے حصے پر ہی کیا جائے گا۔ (2)

اس کے علاوہ امام ابوحنیفہ (رحمہ اللہ) کے نزدیک
مسہ ہاتھ کی 3 انگلیوں کے برابر کرنا وجیب ہائی



امام احمد (رحمہ اللہ) موضے کے اکثر حصے پر مسہ کے
قائل ہیں،

جبکہ امام شفیعی (رحمہ اللہ) کا کہنا ہائی کہ اتنے حصے
پر وجیب ہائی جتنے پر مسہ کا لفظ بولا جا سکتا ہائی۔ (3)

(رضی اللہ عنہ)

صرف موضے کے اوپر والے حصے کا مسہ کیا جائے گا
:جیسا کہ سیدنا علی (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہائی کہ

اگر دین کا دار-و-مدار رائے اور عقل پر ہوتا تو پھر "
موزوں کی نچلی ستہ پر مسہ اوپر کی با'نسبت زیادہ
قرین-ی-کیاس تھا

مین نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موضے کے
اوپر والے حصے پر مسہ کرتے دیکھا ہائی " (4)



اس کے علاوہ مسہ کی کیفیت کے موطا'اللیق کوئی
صحیح حدیث موجود نہیں ہائی

لحاظہ اتنے حصے کا مسہ کرنا جسے لغت میں مسہ کہا جا
سکتا ہائی کفایت کر جائے گا۔ (5)

(1) الامع 1 / 48.

(2) الباب 1 / 160.

(3) مجمع 1 / 551.

المغنی 1 / 297.

محله 1/2.

بدایع الصنائع 1 / 12.

(4) صحیح:

صحیح ابوداؤد حدیث نمبر: 147

کتاب التحریر۔

سنن ابی داؤد حدیث نمبر: 162

مسند ابن ابی شیبہ 1 / 181.

سنن دارمی 1/181.

سنن دارو قطانی 1/199.

سنن الکبریٰ بیہقی 1 / 292.

حافظ ابن-ی-حجر نے اس حدیث کو صحیح کہا
ہائی،

[تفسیر الحبیر 1 / 282]

سبحان السلام 1/14 (5)

50) - □
□ □ □ - □

سیدنا علی (رضی اللہ عنہ) سے مدت-ی-مسہ کے
موطا'اللیق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہائی



"مسافر کے لیے تین دن اور ان کی راتیں اور رہنے والے کے لیے ایک دن اور ایک رات۔"
مسافر کے لیے 3 شب-و-راوز اور مقیم کے لیے ایک دین "
اور رات مسہ کی مدت ہائی "(1)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

مساح کی کوئی حد مقرر نہیں ہے، لہذا حمیشاہ مساہ کیا جا سکتا ہے۔(2)

امام مالک (رحمہ اللہ) کا یہ مذہب دورست نہی کیونکہ جس روایت سے 3 دین سے زیادہ مسہ کا جواز نکالا جاتا ہائی:

ہاں، اگر آپ چاہیں تو " وہ زعیف ہے۔(3)"

اور جس حدیث میں مطلقان مسہ کا ذکر ہائی:



"اگر تم میں سے کوئی وضو کرے اور اپنی پوشیدہ پوشی کرے تو وہ ان میں نماز پڑھے اور ان پر مسح کرے اور پھر اگر چاہے تو اسے نہ اتارو سوائے کسی مجرم کے۔"

جب ٹم میں سے کوئی وضو کرے اور اس نے اپنے موضعے پہنے ہوں تو ان دونوں میں نماز پڑھ لے اور ان دونوں پر مسہ کر لے، پھر اگر چاہے تو انہیں مت اتارے مگر جنابت کی وجہ سے اتار دے" (4)

ایسے مقاعد (یانی مسافر کے لیے 3 دین وغیرہ) پر محمول کیا جائے گا،

یہ ہی جمہور کا مذہب ہائی۔ (5)

(1) صحیح المسلم حدیث نمبر: 676

کتاب التحریر۔

سنن ابن ماجه حديث نمبر: 552

.84/1

مسند ابن ابی شيبه 179 / 1.

صحيح ابن خزيمة حديث نمبر: 192.

صحيح ابن حبان حديث نمبر: 184

شاره ما'آنی-ال-اثر 1 / 82.

سنن دارو قطانی 194/1.

سنن الکبری بیہقی حديث نمبر: 67631

(2) کوه باجی 78/1 تک۔

(3) زیڈ ای ای ایف:

زید ابوداؤد حدیث نمبر: 28

کتاب التحریر۔

سنن ابی داؤد حدیث نمبر: 158

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر: 557

(4) زیڈ ای ای ایف:

صحیح الجامع الصغیر حدیث نمبر: 447.

(5) علامہ الموقین 281/4.

